accountabilitylab PAKISTAN

CIVIC ACTION TEAMS

16 دسمبر 2022

بلیٹن نمبر 25

پاکستان کورونا وائرس سو ایکٹس مہم

دو سال تک اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن (او ایس ایف) کے تعاون سے چلنے والی سوک ایکٹس مہم کے ذریعے کورونا وائرس سے متعلق جعلی خبروں، غلط معلومات اور افواہوں کے خاتمے کی کوششیں کی گئیں۔

اب اس مہم کے ذریعے معلومات کے تبادلے کے صحت مندانہ ماحول کو فروغ دیا جائے گا۔ جس میں ہم پاکستان میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے وسیع پیمانے پر پھیلاؤ کو روکنے کی کوششوں کی رہنمائی اور معاونت کریں گے۔ اگر کرونا وائرس کی کوئی نئی لہر سامنے نہیں آتی تو سوک ایکٹس مہم صحت کے حادثات سے جڑی جعلی خبروں (مثلاً پولیو، جو آج بھی پاکستان میں ایک بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور لوگوں میں اس کی ویکسین لگوانے میں ہچکچاہٹ کی بڑی وجہ جعلی خبروں کا پھیلنا ہے)، سیاست، سماجی و اقتصادی پابندیوں اور دیگر متعلقہ مسائل سے نمٹنے پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔

اینٹی وائرل پیکسلووڈ کے استعمال کے بغیر بھی آپ کرونا وائرس کا دوبارہ شکار ہو سکتے ہیں۔

اس بلیٹن میں جانئے

- کورونا وائرس اور ویکسی نیشن کے کیسز سے متعلق اپڈیٹس۔
- ینٹی وائرل پیکسلووڈ کے استعمال کے بغیر بھی آپ کرونا وائرس کا دوبارہ شکار ہو سکتے ہیں۔
- پاکستان نے ٹویٹر اور فیس بک پر چلنے والی جعلی خبروں کے لئے قانون کو مزید سخت کر دیا۔
- کیا جعلی خبروں کے لئے بنائے گئے قوانین غلط معلومات سے نمٹنے کا بہترین طریقہ ہو سکتے ہیں؟

کووِڈ19 ڈیش بورڈ
(پاکستان)

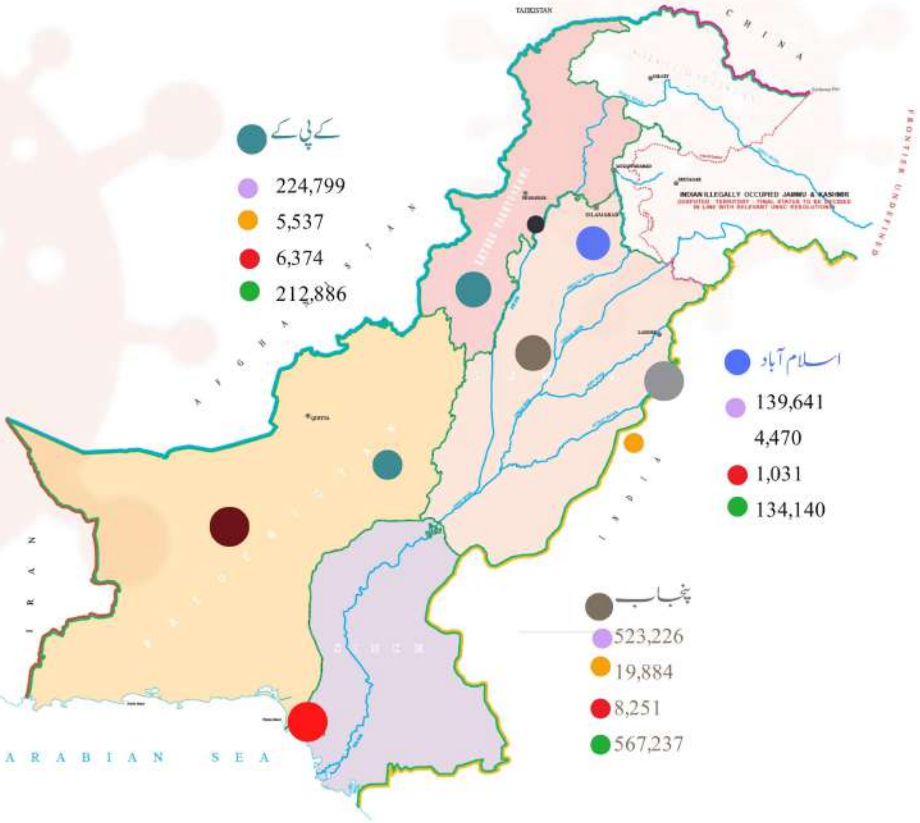

صوبہ / علاقہ	تصدیق شدہ کیس	کل ایکٹو کیس	کل اموات	کل رکوریز
کے پی کے	224,799	5,537	6,374	212,886
بلوچستان	36,027	541	378	35,108
کشمیر	44,336/12,087	1,026/350	739/191	42,517/11,546
اسلام آباد	139,641	4,470	1,031	134,140
پنجاب	523,226	19,884	8,251	567,237
سندھ	595,372	19,884	8,251	567,237

تصدیق شدہ کیس — کل ایکٹو کیس — کل رکوریز — کل اموات

کل ٹیسٹ
31,034,892
گزشتہ 24 گھنٹے:7,221

کل رکوریز	کل اموات	کل ایکٹو کیس	تصدیق شدہ کیس
1,544,190	30,635	661	1,575,486
گزشتہ 24 گھنٹے:28	گزشتہ 24 گھنٹے:0	گزشتہ 24 گھنٹے:0	گزشتہ 24 گھنٹے:7

ویکسین کے اعداد و شمار

ویکسین کی کُل لگائی جانے والی تعداد	سنگل ڈوز	ڈبل ڈوز	پہلی ڈوز
301,870,637	48,444,092	132,271,095	139,625,531
گزشتہ 24 گھنٹے:7,8602	گزشتہ 24 گھنٹے:6,7255	گزشتہ 24 گھنٹے:7,514	گزشتہ 24 گھنٹے:3,852

SOURCE :Government of Pakistan

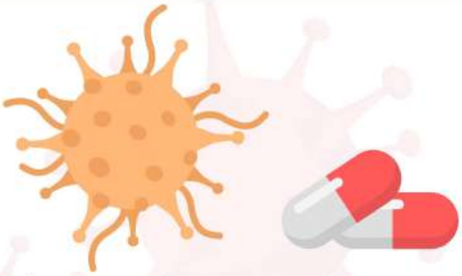

اینٹی وائرل پیکسلووڈ کے استعمال کے بغیر بھی آپ کرونا وائرس کا دوبارہ شکار ہو سکتے ہیں۔

ایک نئ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ کرونا وائرس کے علاج کے لئے استعمال ہونے والی اینٹی وائرل پیکسلووڈ کرونا وائرس کی علامات کو دوبارہ ظاہر کرنے کی واحد وجہ نہیں ہے۔ گزشتہ ماہ جاما نیٹورک میں شائع ہونے والے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ کووڈ سے متاثر ہونے والے ایک تہائی سے زیادہ افراد جنہوں نے پیکسلووڈ نہیں لی تھی، انہیں صحتیابی کے دو دن بعد کرونا وائرس کی علامات کا دوبارہ سامنا کرنا پڑا۔

اگست اور دسمبر 2020 کے درمیان شائع ہونے والے مطالعے میں کرونا وائرس سے متاثرہ 150 ایسے افراد کے نمونے لیے گئے جنہوں نے پیکسلووڈ (انہیں پلیسبو دیا گیا) نہیں لی تھی۔ تقریبا" ایک ماہ بعد ان تمام افراد میں سے 68 فیصد افراد مکمل صحتیاب ہو گئے تھے جبکہ 44 فیصد افراد نے یہ بتایا کہ انہیں کرونا وائرس کی صفر علامات رپورٹ کرنے کے دو دن بعد کرونا وائرس کی تیرہ دیگر عام علامات (جیسے سردی لگنا، کھانسی، تھکاوٹ، سر درد، پٹھوں یا جسم میں درد، متلی اور گلے کی سوزش وغیرہ) میں سے ایک علامت دوبارہ ظاہر ہوئی ہے۔

لوگ کرونا وائرس کے لئے استعمال ہونے والی اینٹی وائرل پیکس لووڈ کو استعمال کرنے سے خوفزدہ تھے کیونکہ پیکسلووڈ لینے والے افرد نے کرونا وائرس سے صحتیابی کے بعد کرونا وائرس کی علامات کا دوبارہ سامنا کیا ہے۔ اگرچہ کرونا وائرس کے دوبارہ انفیکشن ہونے کے رجحان پر دنیا بھر میں تحقیقات ہو رہی ہیں لیکن متاثرہ افراد کے کمزور مدافعتی نظام کو اس رجحان کی بنیادی وجہ سمجھا جاتا ہے۔

جبکہ ان میں سے 85 فیصد افراد یعنی اکثریت نے یہ بتایا کہ انہیں کھانسی، تھکاوٹ اور سر درد جیسی عام علامات کا دوبارہ معمولی سامنا کرنا پڑا۔ اسی طرح 15 فیصد افراد نے ایک معتدل علامت کی اطلاع دی۔

Source: Fortunewell

اکستان نے ٹویٹر اور فیس بک پر چلنے والی جعلی خبروں کے لئے قانون کو مزید سخت کر دیا۔

پاکستان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے ٹویٹر اور میٹا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک پر چلنے والی جعلی خبروں سے نمٹنے کے لئے قانون کو مزید سخت کر دیا ہے۔ یہ حکومتی اقدام حکومت مخالف صحافیوں اور دیگر مخالفین کے خلاف ایک کریک ڈاون کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

صدر مملکت عارف علوی نے ملک کے پریوینشن آف الیکٹرونک کرائمز ایکٹ (پیکا) میں ترمیم کے آرڈیننس کی منظوری دے دی ہے، جس کے تحت کوئی بھی شخص کسی بھی سوشل میڈیا پوسٹ کے خلاف اپنی شکایت درج کرا سکتا ہے۔ سابق وزیر قانون فروغ نسیم نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اس نے اس ایکٹ کے ذریعے قید کی سزا کو بھی تین سال سے بڑھا کر پانچ سال کر دیا گیا ہے اور آن لائن جعلی خبریں پھیلانے کو بھی ایک ناقابل ضمانت جرم بنا دیا ہے۔

Source: Bloomberg

کیا جعلی خبروں کے لئے بنائے گئے قوانین غلط معلومات سے نمٹنے کا بہترین طریقہ ہو سکتے ہیں؟

مس انفارمیشن اور ڈس انفارمیشن میں فرق

غلط معلومات سے نمٹنا اس لئے انتہائی مشکل ہے کیونکہ کسی بھی نظریے کی تشریح کرنے کے لئے ایک پیچیدہ عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔
جھوٹی یا جعلی خبر کے طور پر سمجھی جانے والی یہ گمراہ کن خبریں مختلف شکلوں میں ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ یہ کہانیاں بعض اوقات مکمل طور پر من گھڑت ہوتی ہیں یا متعلقہ معلومات کے بغیر شائع کی جاتی ہیں یا پھر صرف ایک طرف کا نقطہ نظر پیش کرتی ہیں۔ کچھ کہانیاں حقائق پر مبنی ہو سکتی ہیں لیکن چونکہ وہ سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کی جاتی ہیں اس لئے گمراہ کن تصور ہوتی ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات کہانیوں میں مزاحیہ یا طنزیہ" مواد بھی شامل ہو سکتا ہے جو کہ قارئین کو گمراہ کر سکتا ہے۔ مس انفارمیشن اور ڈس انفارمیشن میں بنیادی فرق اس کے پیچھے چھپے مقصد کا ہوتا ہے۔

مس انفارمیشن عام طور پر ایسی غلط معلومات ہوتی ہیں جسے لوگ دانستہ طور پر لکھتے یا پھیلاتے ہیں۔ جبکہ ڈس انفارمیشن کا مقصد دھوکا دینا ہوتا ہے اور اس میں غیر ملکی مداخلت بھی کارفرما ہو سکتی ہے۔ تاہم جھوٹی خبروں کی قانون سازی شاذ ونادر ہی مس انفارمیشن اور ڈس انفارمیشن میں فرق کرتی ہے اور یہی ابہام غلط معلومات کے پھیلنے کا سبب بنتا ہے۔

غلط معلومات کے اثرات

حالیہ برسوں میں غلط معلومات کے پھیلاؤ میں تشویشناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ لوگ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے من گھڑت کہانیوں کو بآسانی اور تیزی سے پھیلا سکتے ہیں۔ آن لائن پھیلائی گئی غلط معلومات کا استعمال نہ صرف اسٹاک مارکیٹ سے لیکر الیکشنز کے عمل کو متاثر کرتا ہے بلکہ معاشرتی بدامنی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

غلط معلومات کا رجحان خاص طور پر کووڈ-19 جیسی عالمی وباء کے دوران شروع ہوا۔ "انفوڈیمک" کے نام سے شروع ہونے والے غلط معلومات میں تیزی سے اضافے نے کرونا وائرس کے خلاف حکومتی اقدامات کو بھی نقصان پہنچایا جس کی وجہ سے سنگین اور بعض اوقات مہلک نتائج کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

قانون سازی سے جڑی غلط معلومات

جعلی خبروں اور غلط معلومات کو کنٹرول کرنے کے لئے قانون سازی کے حوالے سے ایک بحث جاری ہے۔ کیا شہریوں کو گمراہ کن غلط معلومات سے بچانے کے لئے قانون سازی ضروری ہے یا پھر یہ اظہار آزادی رائے کی خلاف ورزی ہے؟

مارچ 2017 میں اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے علاقائی اداروں نے آزادی اظہار رائے اور جعلی خبروں، غلط معلومات اور پروپیگنڈا پر مشترکہ علامیہ جاری کیا۔ مشترکہ اعلامیے میں یہ کہا گیا کہ مبہم اور غیر واضع خیالات کی بنیاد پر جعلی اور جھوٹی خبریں پھیلانے کو جرم قرار دینا آزادی اظہار رائے پر پابندیوں کے بین الاقوامی معیارات سے مطابقت نہیں رکھتا۔

قانون سازی نہیں تعلیم اور شعور زیادہ ضروری ہے۔

غلط معلومات کا موئثر طریقے سے مقابلہ کرنا دور حاضر کا ایک انتہائی اہم مسلہ ہے۔ فقہاء، ماہرین تعلیم اور سوشل ایکٹیوسٹس اس مسئلے کا مختلف طریقوں سے حل تجویز کرتے ہیں۔ غلط معلومات کو روکنے کے لئے جو بھی طریقہ استعمال کیا جائے ساتھ ہی اس بات کو بھی یقینی بنانا ضروری ہے کہ وہ آزادی اظہار رائے کے لئے رکاوٹ نہ بنے۔

ہم حقائق جاننے کے لئے کی جانے والی سرمایہ کاری کا بھی بغور جائزہ لے رہے ہیں۔ پہلی دہائی کے دوران دنیا کے ہر براعظم میں 50 سے زیادہ ممالک میں آزاد حقائق کی جانچ پڑتال کرنے والے مختلف ادارے سامنے آئے ہیں۔ انتہائی قابل اعتبار عالمی شمار کے مطابق، حقائق کی جانچ پڑتال کرنے والے 113 گروپ آج بھی سرگرم ہیں۔

انٹرنیٹ کی آمد نے جھوٹی خبروں کے پھیلاؤ کو آسان بنا دیا ہے۔ غلط معلومات پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے اور وسیع پیمانے پر سیاسی پولرائزیشن کو ہوا دے سکتی ہیں، انتخابات کو متاثر کر سکتی ہیں اور صحت عامہ کو متاثر کر سکتی ہیں۔ پھر بھی یہ ضروری ہے کہ ہم ایسی دوررس قانون سازی سے اجتناب کریں جو آزادی اظہار رائے کے حق کو متاثر کرتی ہو۔

Source: [Media Defense]

جھوٹی اور من گھڑت خبروں کا پتہ کیسے لگا سکتے ہیں؟

ذرائع کا جاننا

کہانی سے متعلق ویب سائٹ، اس کے مقصد اور ریفرنس کے طور پر دی گئی معلومات پر تحقیقات کریں۔

کہانی سے ہٹ کر پڑھیں

کہانی کی شہ سرخیاں کلکس کے حاصل کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ لہذہ مجموعی طور پر پوری کہانی کو پرکھیں۔

مصنف کے بارے میں جانیئے

مصنف کے حقیقی اور قابل اعتماد ہونے کے بارے میں تحقیق کریں۔

معاون ذرائع

کہانی میں دیئے گئے لنکس پر کلک کریں، یہ چیک کریں کہ آیا دیئے گئے لنکس واقعی اصل کہانی کو بیان کرتے ہیں۔

تاریخ چیک کریں

گزشتہ کہانیوں کو دوبارہ اپ لوڈ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نئے واقعات سے متعلق ہیں۔

کہانی کے مذاق یا طنزیہ ہونے کو I چیک کرنا

کہانی میں دیکھیں کہ کوئی طنزیہ مواد تو شامل نہیں ہے، تصدیق کے لئے مصنف اور ویب سائٹ پر تحقیقات کریں۔

تعصب داری چیک کرنا

اس بات پر بھی غور کریں کہ آپ کے اپنے عقائد کسی کہانی کو جانچنے کی اہلیت پر اثرانداز ہو سکتے ہیں۔

متعلقہ ماہرین سے تصدیق کرنا

مختلف کتابوں کا مطالعہ کریں اور فیکٹ چیکنگ سائٹ سے تصدیق کریں۔